

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ نے سورۃ النجم میں کہا کہ دو کمان یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ اللہ فاصلہ کی مقدار خوب جانتے تھے اس کے باوجود ”یا“ کا لفظ استعمال کیا کیوں؟ اسی طرح جب اللہ نے یونس علیہ السلام کا واقعہ پھمکی کے پیٹ میں جانے والا بیان کرنے کے بعد کہا کہ ہم نے یونس علیہ السلام کو ایک لاکھ یا اس سے زائد کی طرف بھیجا۔ اللہ گنتی کا شمار جانتے تھے اس کے باوجود لفظ ”یا“ استعمال کیا کیا حکمت ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

لفظ ”او“ جس کا ترجمہ یا کیا جاتا ہے عربی لغت میں کئی معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ (1) تردد و شک۔ (2) عدم تعین۔ (3) تنویج و تقسیم۔ (4) اضراب۔ (6) تخییر۔ (6) تسویر وغیرہ۔ یاد رہے لفظ ”او“ یا سورۃ النجم کی آیت کریمہ **فَإِن تَابَ قَسِينَ أُوْدُنِي** میں تنویج و تقسیم کے لیے ہے تردد و شک کے لیے نہیں کیونکہ واقع میں کمان کوئی چھوٹی ہوتی ہے تو کوئی دوسری بڑی اگر چھوٹی کمان کا اعتبار ہو تو قوسین دو کمانیں اور اگر بڑی کمان کا اعتبار ہو تو اوڈنی دو کمانوں سے کم فاصلہ۔ اسی طرح آیت

**وَأَرْسَلْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِ ارْجِعُوا إِلَىٰ آبَائِكُمْ** صافات 147

اور بھیجا ہم نے اس کو لاکھ آدمیوں کی طرف بلکہ اس سے زیادہ” میں بھی لفظ ”او“ یا تردد اور شک کے لیے نہیں بلکہ اضراب کے لیے ہے جس کا معنی ہوتا ہے بلکہ۔ لہذا یہ دونوں سوال ختم ہیں۔“

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

### احکام و مسائل

### تفسیر کا بیان ج 1 ص 482

### محدث فتویٰ